بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوۡلٗا سَدِيدٗا ﴿٧٠﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو (ف ۱۶۹)

يُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَٰلَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾

تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا (ف ۱۷۰) اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی

اسلامی زندگی کی عمارت کو قائم ہونے اور قائم رہنے کے لیے جن سہاروں کی ضرورت ہے، ان میں سب سے مقدم سہارا یہ ہے کہ مسلمانوں کے افراد میں فرداًفرداًاور ان کی جماعت میں بحیثیت مجموعی وہ اوصاف پیدا ہوں جو خدا کی بندگی کا حق ادا کرنے اور دنیا میں خلافتِ الٰہی کا بار سنبھالنے کے لیے ضروری ہیں۔

درحقیقت تقویٰ، خوفِ خدا اور خدا کی اطاعت وبندگی کا احساس بھرپور انداز میں اُجاگر کرتا ہے۔
اس آیت میں اصل حکم سب مسلمانوں کو یہ دیا گیا ہے کہ *اتقوا اللہ* یعنی تقویٰ اختیار کرو جس کی حقیقت وہ تمام احکام شریعت کی مکمل اطاعت ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کام انسان کے لیے آسان نہں ہے اس لیے* اتقوا اللہ* کے بعد ایک خاص عمل کی ہدایت ہے یعنی اپنے کلام کی درستی اور اصلاح، یہ بھی اگرچہ تقویٰ کا

ہی ایک جُز ہے مگر ایسا جُز ہے کہ اس پر قابو پالیا جائےؑ تو باقی اجزا تقویٰ خُود بخُود حاصل ہوتے چلےؑ جائے گا

زبان ہی جنت یا جہنم میں لے جانے کا سبب ---------------------------------------*** *

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بے شمار نعمتوں سے نواز ہے ان میں سے زبان ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

زبان قلوب واذہان کی ترجمان ہے جیسی انسانوں کی سوچ ہو گی ویسا ہی زبان بولے گی۔ زبان کا صحیح استعمال ذریعہ حصول ثواب ہے اور غلط استعمال وعید عذاب ہے۔ یہ انسانی جسم کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے لیکن اس کے کرشمے بہت بڑے بڑے ہیں اس کی خوبیاں بھی بہت ہیں اور خامیاں بھی بہت۔ اس کے ذریعے انسان چاہے تو اپنی آخرت برباد کر سکتا ہے اور چاہے تو اپنی آخرت کے لئے نیکیاں بھی جمع کر سکتا ہے۔ اگر ایک انسان کافر سے مسلمان ہوتا ہے تو اسی زبان کی بدولت ہوتا ہے زبان سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے اس کلمے سے پہلے جہنمی تھا تو اب جنتی بن گیا۔ اس کے برعکس اگر اس زبان کا ناجائز استعمال ہو تو پھر یہی زبان انسان کو جہنم میں کھینچ کر لے جاتی ہے اسی وجہ سے کثرت کلام سے بھی منع کیا گیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا :

"ایک شخص اپنی زبان سے اللہ تعالی کی رضامندی اور خوشنودی والے کلمات ادا کرتا ہے حالانکہ اس کے نزدیک ان کلمات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی، لیکن اللہ تعالی (اس کی بے خبری میں ہی) اس شخص کے درجات بلند فرماتا ہے دیتا ہے اور ایک شخص اللہ کو ناراض کرنے والے کلمات ادا کرتا ہے حالانکہ اس کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی، لیکن اللہ تعالیٰ (اس کی بے خبری میں ہی) اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے"۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث سے جو مرکزی بات سمجھ میں آئی وہ یہ کہ انسان کو ہمیشہ سوچ سمجھ کر بولنا چاہئے ایسے ہی بلاوجہ فضول میں بولتے رہنے سے ایک انسان کی شخصیت متاثر ہوتی ہے عقل مند انسان کی یہ صفت ہوتی ہے کے وہ ہمیشہ سوچ کر بولتا ہے جبکہ بیوقوف بول کر سوچتا ہے۔زبان کی حفاظت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان ہمیشہ سوچ سمجھ کر بولے۔کوشش کرے کم سے کم بولے اور بامقصد بولے۔جہاں اس کو معلوم ہو کہ اس جگہ پر میری بات کی قدر نہیں ہے تو وہاں خاموشی اختیار کئے رکھے، کیونکہ زبان سے نکلی ہوئی بات اور کمان سے نکلا ہوا تیر کبھی واپس نہیں آسکتے، لہٰذا احتیاط افسوس سے بہتر ہے کے اصول کو ہر جگہ مد نظر رکھیں۔

یہ بات تو طے ہے کہ ہمارے مُنہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ ہمارے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

فرمان باری تعالٰی ہے: انسان مُنہ سے کوئی لفظ نہیں نکالتا، مگر اس کے پاس (ہمارا) نگہبان موجود ہے (ق 18) اس قرآنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہماری عمر رواں میں سرزد ہونے والے دیگر تمام گناہوں کی طرح زبان کے گناہ بھی نامہ اعمال میں محفوظ ہیں۔

: پیارے پیغمبر حضرت محمد کا فرمان ہے

جو شخص مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے دے تو میں حضرت محمدؐ اُس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

ایک زبان اور دوسری شرم گاہ۔

غور کیجئے! یہ پیارے رسولؐ کی ضمانت و خوش خبری ہے۔اب ذرا سوچئے کے ہماری محفلیں، اجتماعات، گلی محلوں میں دوستوں کی میٹنگیں، بازاروں میں عامہ الناس اور بالخصوص خواتین باہمی گفتگو کیسے کرتی ہیں؟

کیاہماری باتوں کااکثر حصہ ایک دوسرے کی غیبت، جھوٹ، چغلی، فضول گوئی اور گالی گلوچ پر مشتمل نہیں ہوتا؟ ہماری نئی نسل کی زبانوں پر موجود گالیاں ہمیں نظر نہیں آتیں؟ ماں باپ اپنے بچوں کے مُنہ سے گالیاں سُن کر بدمزہ نہیں ہوتے؟ نبی کریمؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا! تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ :صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں، تو آپ نے فرمایا

تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں ایسی باتوں کا ذکر کرنا کہ جس کو وہ ناپسند کرتا ہے (یہ)" غیبت ہے"۔ عرض کیا گیا ہے! اگر وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو۔۔۔؟ فرمایا: اگر تم ایسی بات کرو جو اس ۔ میں موجود ہے تو یہ غبیت ہے اور اگر موجود نہیں تو تم نے اس پر بہتان لگایا

غیبت اور آفات لسانی کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے اے ایمان والو! کوئی جماعت کسی دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو۔ نہ ہی عورتیں دوسری عورتیں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے جن کا مذاق اڑایا جارہا ہے وہ مذاق اڑانے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں عیب جوئی نہ کرو اور نہ کسی کو الٹے ناموں سے پکارو اور (یادرکھو کہ) یہ ایمان کے بعد فسق (گناہ کا کام) ہے اور جو ان گناہوں سے توبہ نہ (کریں وہی لوگ ظالم ہیں۔ (الحجرات

جھوٹ ایک ایسی مہلک ترین بیماری ہے جو انسان کا کچھ نہیں چھوڑتی۔ نبی کریمؐ معراج پر گئے تو آپ نے وہاں دیکھا کہ جھوٹ بولنے والے شخص کی باچھوں کو قینچی کے ساتھ چیرا جارہا ہے۔ انسان جب کوئی غلط کام کرتا ہے تو پھر اُس کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے مگر نتیجہ پھر بھی ذلت اور رسوائی ندامت و شرمندگی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

نبی کریمؐ کی ایک حدیث شریف میں ہے۔انسان جھوٹ بولتا ہے اور ہمیشہ جھوٹ بولنے کی تگ ودو میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بھی جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے اور آدمی سچ بولتا ہے اور ہمیشہ سچ کی کوشش میں لگا رہتا ہے یہاں تک کے اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی سچا لکھ دیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔(ترمذی)اس حدیث سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جھوٹ کس قدر خبیث اور بدبودار فعل ہے۔اگر ہم اپنے گردو پیش میں نظر دوڑائیں تو ہمیں یہ چیز بکثرت نظر آئے گی کہ جھوٹ کو گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا۔ ہماری سیاست جھوٹ کے بغیر ادھوری سمجھی جاتی ہے۔خود سیاست دان اس چیز کا اعتراف کرتے ہیں۔کاروبار میں جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے ظاہر ہے جب یہ چیزیں ہوں گی تو برکتیں خود بخود اُٹھ جائیں گی۔ پھر ہم کہتے ہیں ہماری دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

دُعائیں کیسے قبول ہوں؟ جب کھانا حرام کا، لباس حرام کا، کاروبار سود کی بنیاد پر، بات بات میں جھوٹ ایک دوسرے کی چغلیاں، غیبتیں، فراڈ دھوکا دہی۔ گالیاں بلاوجہ لعن طعن، یہی وہ جھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جن کی ہماری نظر میں کوئی حیثیت نہیں مگر ایک وقت آئے گا یہ گناہ پہاڑ بن جائیں گے اور ان تمام گناہوں کا سبب ایک چھوٹی سی زبان ہے۔

انسان اگر اس کو قابو میں رکھے تو بہت ساری پریشانیوں اور بیرونی مصیبتوں سے نکل آئے گا۔

سیدنا حضرت عمرؓ ایک دن حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے کیا بات ہے؟

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں جو اللہ کے رسولؐ فرمایا: صبح کے وقت ابن آدم کے تمام اعضاء زبان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اس کی منت کرتے ہیں کہ تو ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر جاء ہمارا تعلق وابستگی تجھ سے ہی ہے تو اگر سارا دن سیدھی رہی تو ہم سیدھے ہیں اور تو اگر ٹیڑھی ہو گئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے (ترمذی)

کہتے ہیں کہ زبان کا نشتر (لوہے کے) نیزے سے زیادہ گہرا زخم کرتا ہے، لہٰذا بہترین مسلمان بننے کے لئے اپنی زبان پر کنڑول اور دوسرے مسلمانوں کی عزت نفس کا خیال بہت ضروری ہے۔ اِدھر اُدھر کی فضول باتوں سے بہتر ہے کہ اپنی زبان کو سلام کرنے کا عادی بنائیں اِس سے دوست بڑھتے ہیں اور دشمن کم ہوتے ہیں۔ آدمی جب زبان کو ذکرِالٰہی سے تر رکھے گا تو اس کو فضولیات کا موقع ہی نہیں ملے گا۔ زبان اور آنکھ کا روزہ پورا سال رکھنے کا حکم آیا ہے۔ زبان کا روزہ یہی ہے کہ زبان صرف اور صرف نیک اور جائز باتوں کے لئے حرکت میں آئے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں (بخاری مسلم)

مگر آج صورت حال بالکل اس کے مخالف ہے۔ ہمارا پڑوسی ہمارے شر سے محفوظ نہیں ہے، کوئی اگر زیادتی کر جائے تو برداشت کا مادہ نہیں ہے۔ انسانیت کا خون اس قدر سستا کہ قتل عام معمول بن چکا ہے۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہے۔ ان تمام معاشرتی، معاشی اور سیاسی مسائل کا حل صرف اسی ایک چیز کے اندر ہے کہ ہم اپنے آپ کو مکمل اسلام کے مطابق ڈھال لیں اور اپنی زبان کا ہمیشہ درست استعمال کریں کیوں کہ یہ زبان ہی انسان کے جنت اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

***